QUARTERLY, PEER REVIEWED
al-amir
ISSN(P): 2790-931X ISSN(E): 2790-9328
E-Mail: editor.alamir@gmail.com

اللہ تعالیٰ کی طرف غلط منسوب کردہ اسماء کا علمی و تحقیقی جائزہ

An Analytical Study of Incorrectly Ascribed Names to Allah Almighty

Anam Zaidi

M.Phil Scholar, Department of Aqeedah and Philosophy, International Islamic University Islamabad. Email: anamzaidi170@gmail.com

Dr. Hidayat ur Rehman Muhammad Kafil

Assistant Professor, Department of Aqeedah and Philosophy, International Islamic University Islamabad. Email: hidayatur.rehman@iiu.edu.pk

In our society many names and attributes of Allah Almighty spread which are not authentic. Being a Muslim it is very important for us to know the true and revealed names of Allah Almighty and invented names also, because it is one of the important category of Tawheed and we all know that Tawheed is the first and basic fundamental of Islam and any worship is not acceptable without Tawheed. Through names and attributes of Allah almighty his introduction will be possible and his introduction is nesscesry in the life of Muslim, without knowledge of this it is not possible to worship him correctly, in this article I have tried to collect some invented names so we could aware the false attributes and names of Allah Almighty.

Keywords: Importance of Tawheed, Islamic beliefs, Worship in Islam, False names of Allah, Divine attributes in Islam, Allah's 99 names, Understanding Allah in Islam

تمہید:

توحید کی پہچان اور اقرار دین اسلام میں داخلے کی سب سے پہلی اور بنیادی شرط ہے، جو شخص توحید سے غافل رہا، اس کے دیگر اعمال اسے فائدہ نہیں پہنچائیں گے۔ علماء اسلام نے عوام کی سہولت کے لیے نصوص کو دلیل بناتے ہوئے توحید کو تین اقسام میں تقسیم کیا ہے۔

توحید ربوبیت: اس بات کا اقرار کہ اللہ تعالیٰ ہی رب کائنات ہے، تمام امور اس کے قبضہ قدرت میں ہیں، رزق، زندگی، پیدائش سب کچھ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے، توحید ربوبیت کہلاتی ہے۔

توحید الوہیت: جب رب اللہ تعالیٰ ہے تو تمام عبادات کا مستحق بھی وہی ہے، اس کے سوا ہرگز ہرگز کسی کی عبادت نہیں کی جاسکتی، یہ توحید کی وہ قسم ہے جس کے لیے انبیاء کرام علیہم السلام مبعوث کیے گئے۔

توحید اسماء وصفات: توحید کی اس قسم میں اللہ تعالیٰ کے اسماء یعنی نام اور صفات کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

انسان کی زندگی کا مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

“میں نے جنوں اور انسانوں کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے” (1)

عبادت اس وقت تک کامل نہیں ہو سکتی جب تک معبود کی پہچان نہ ہو جائے، معبود کی پہچان کا ایک ذریعہ اس کے مبارک نام ہیں ۔ جس طرح ہم کسی شخصیت کو اس کے نام اور اس کی صفات کے بغیر نہیں پہچان سکتے اسی طرح رب کریم کی پہچان بھی اس کے اسماء و صفات کو جانے بغیر ممکن ہی نہیں ۔ جب ہم ایک شخص کو وہ نام دیتے ہیں جو اس کے آباء واجداد نے رکھ دیا ہو اور اس کی انہی صفات کا تذکرہ کرتے ہیں جن صفات یا خوبیوں سے متعلق ہمیں آگاہ کیا جاتا ہے یا ہم ان کا مشاہدہ کرتے ہیں اور اُن ناموں یا صفات کا استعمال معیوب سمجھا جاتا ہے جو اس شخص میں موجود نہیں ہوتیں تو اللہ مالک الملک بالاولیٰ حق دار ہے کہ اس مالک کے وہی نام اور صفات ذکر کیے جائیں جن کے بارے میں اس نے خبر دی ہے۔

اہل سنت والجماعت کے نزدیک اللہ تعالیٰ کو جاننے کے وہی ذرائع مستند ہیں جن کے بارے میں خود رب تعالیٰ نے بتلایا یا نبی کریم ﷺ نے خبر دی ہے۔ جس طرح درست ناموں کا علم حاصل کر کے تقرب الٰہی کیا جاتا ہے بالکل اسی طرح غلط معلومات سے باخبر رہ کر اپنے آپ کو لاعلمی سے نکالا جاسکتا ہے، خصوصا اللہ تعالیٰ، رسول اللہ ﷺ اور دین اسلام کے بارے میں درست معلومات کا علم رکھنا ایک مسلمان کے لیے نہایت ضروری ہے، درست علم کی بنا پر ہی مقبول عبادت ممکن ہے۔

اس مقالے میں مختصراً اسماء وصفات کے متعلق چند قواعد اور اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب چند اسماء کا ذکر کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے اس عمل کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور ہمیں اپنا بہترین فہم حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

مسئلے کی وضاحت:

اس مقالے میں مختصر طور پر اللہ تعالیٰ کے نام اور صفات کا تعارف دینے اور ان کے بارے میں چند اصول کا ذکر کرنے کے بعد کچھ ایسے اسماء کا ذکر کیا گیا ہے جو باری تعالیٰ کی طرف منسوب ہیں لیکن ان کی حقیقت درست نصوص سے ثابت نہیں ہے۔ مثلا ہمارے برصغیر میں قرآن مجید کے نسخوں کی ابتدا میں اللہ تعالیٰ کے نام درج ہوتے ہیں، حتی کہ جو اسماء زبان زدِ عام ہیں، ان میں بھی کئی نام ایسے ہیں جو صحیح دلائل سے ثابت نہیں ہیں۔ اسی طرح ذکر واذکار کے سلسلوں میں اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ایسے کئی نام ہیں جن کی اصل موجود نہیں ہے۔ مقالے میں ان قواعد اور اسماء کو بیان کرنے کا مقصد اللہ تعالیٰ کے درست ناموں کی آگہی دینا ہے۔

علمی و تحقیقی تجزیہ:

اب تک اسماء الحسنیٰ سے متعلق اردو میں جتنی بھی کتب دیکھیں، اس کمی کو شدت سے محسوس کیا کہ کتب میں غیر ثابت شدہ یا جمہور علماء کے نزدیک ضعیف روایات سے اخذ کردہ ناموں یا اللہ تعالیٰ کی صفات سے اخذ کردہ ناموں سے متعلق عام آگہی نہیں ہے، جبکہ

اس بات کی ضرورت ہے کہ عامۃ الناس کے فہم کے مطابق کتب یا مقالہ جات تشکیل دیے جائیں تا کہ اس اہم علم تک ہر ایک کی رسائی ممکن ہو۔

اسماء وصفات کی اہمیت:

اللہ تعالیٰ کے بارے میں علم حاصل کرنا سب سے افضل اور اولیٰ علم ہے، یہ وہ باسعادت علم ہے جس کے طالب کو اللہ تعالیٰ کی محبت اور معرفت مسلسل حاصل ہوتی رہتی ہے، یہ علم تمام علوم کا سردار ہے کیونکہ اس کا تعلق باری تعالیٰ سے ہے۔

ہم کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں علم حاصل کرنا ہر اس شخص کے لیے ضروری ہے جو اپنے رب کی اطاعت میں زندگی گزارنا چاہتا ہو، جو رب کی مہربانیوں کو مزید جاننا چاہتا ہو، جسے اس کی عظمت کے متعلق گواہ بننا اور اس کے ساتھ اپنی نسبت جوڑنی ہو، کیونکہ یہ وہ علم ہے جو اپنے حاصل کرنے والے کے لیے سوائے خیر کے کچھ نہیں لاتا۔ ایک مسلمان اللہ تعالیٰ کے بارے میں جتنا زیادہ علم حاصل کرتا ہے اس کا کریم ذات سے تعلق اتنا ہی مضبوط ہو جاتا ہے، انسان کا دل اس کی محبت سے سکون حاصل کرتا ہے، مصائب وپریشانیوں میں اس کی مدد کا یقین جہاں حوصلہ دیتا ہے وہیں اس کے ناموں کے ساتھ کی گئی دعا دل کی تسلی اور سکون کا سبب بنتی ہے، گناہ کرتے ہوئے اس کی پکڑ کا خوف گناہوں سے باز رکھتا ہے، رب تعالیٰ سے تعلق وہ تعلق ہے جو انسان کی دنیا و آخرت سنوارنے کا سبب ہے، اس کی معرفت ہی انسان کا کل ہے اور اس کی پہچان سے محرومی دونوں جہانوں میں خسارے کا سبب ہے۔

بطور مسلمان ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے درست ناموں سے آگاہ ہوں، کیونکہ کسی بھی شخصیت کی ذات اور صفات کا درست علم ہی اس کے بارے میں درست معلومات دیتا ہے نتیجتا پہچان آسان ہو جاتی ہے، جب پہچان آسان ہو تو تعامل کرنا بھی آسان ہوتا ہے. اللہ تعالیٰ کے ناموں کی پہچان کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ یہ نام جنت میں داخلے کا ایک ذریعہ بھی ہیں۔

نبی کریم ﷺ کا فرمان مبارک ہے:

"اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں، جس نے ان کا احاطہ کیا وہ جنت میں داخل ہو گا" (2)

امام ابن باز رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث مبارکہ کی تشریح میں فرماتے ہیں:

"ناموں کا احاطہ کرنے کا مطلب ہے جس نے ان ناموں کو یاد کیا اور ان کے تقاضوں کے مطابق عمل کیا تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔" (3)

شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ اسماء وصفات کی اہمیت کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

اللہ تعالیٰ کے ناموں کے علم میں توحید کی تینوں اقسام (توحید ربوبیت، توحید الوہیت، توحید اسماء وصفات) پوشیدہ ہیں، جیسے جیسے ایک مسلمان اللہ تعالیٰ کے نام اور صفات کی معرفت میں پختہ ہوتا جاتا ہے ویسے ویسے اس کا اپنے رب پر یقین اور ایمان مضبوط ہوتا چلا جاتا ہے۔" (4)

اللہ تعالیٰ پر ایمان بڑھانے اور توحید میں پختگی حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ اللہ مالک الملک کے ان تمام ناموں پر ایمان رکھا جائے جن ناموں سے اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کو متصف کیا ہے۔ جیسا کہ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جن ناموں سے اپنے آپ کو متصف کیا ہے یا رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ان ناموں کی خبر دی ہے ان سب پر ایمان لانا واجب ہے۔"(5)\

اسماء وصفات کی تعریف:

اہل سنت والجماعت اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات توقیفی ہیں یعنی غیبی ہیں، ہم انہیں نص کے بغیر نہیں جان سکتے، کیونکہ اللہ تعالیٰ پر ہمارا ایمان ایمان بالغیب ہے، ہم میں سے کسی نے بھی باری تعالیٰ کا دیدار نہیں کیا، اور یہ عام فہم بات ہے کہ جسے دیکھا نہ ہو اس کے بارے میں خبر دینا ناممکن ہوتا ہے، الا یہ کہ وہ اپنے بارے میں خود بتادے، ایک دوسری صورت قیاس کی ہے لیکن اس سے حتمی اندازہ لگانا ناممکن ہے بلکہ عین ممکن ہے کہ اندازہ بالکل ہی غلط ہو۔ یہ ایک عام فہم قاعدہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی مثال تو سب سے بڑھ کر ہے (اور اللہ تعالیٰ کے
لیے بہترین مثال ہے)(6)

جب ہم دنیاوی امور میں محض قیاس سے کام لے کر نہیں چل سکتے تو بنیادی اصولِ دین میں بالاولیٰ ناممکن ہے، اسی لیے اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نام اور صفات صرف وہی قابل قبول ہوں گی جن کے بارے میں خود اللہ رب العالمین اور رسول اللہ ﷺ نے خبر دی ہے، ان کے علاوہ قیاس آرائیوں کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے نام ہرگز اخذ نہیں کیے جاسکتے۔ اس اصول پر ائمہ اربعہ اور علماء اہل سنت والجماعت رحمہم اللہ کا اجماع ہے۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"کسی شخص کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں از خود کوئی کلام کرے، بلکہ لازم ہے کہ وہی اوصاف باری تعالیٰ کے لیے متصف کیے جائیں جن اوصاف کو باری تعالیٰ نے اپنے لیے متصف کیا ہے۔" (7)

ولید بن مسلم رحمہ اللہ کہتے ہیں: "میں نے امام مالک، سفیان ثوری، امام اوزاعی، امام اللیث رحمہم اللہ سے ان احادیث کے بارے میں سوال کیا جو اللہ تعالیٰ کی صفات کے بارے میں مذکور ہوئی ہیں تو انہوں نے کہا ہمیں ان صفات کو اس طرح تسلیم کرنا چاہیے جس طرح قرآن وسنت میں بیان ہوئی ہیں۔"(8)

امام ابن جوزی رحمہ اللہ نے مناقب امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ میں ان کا عقیدہ ذکر کیا ہے۔

امام ابن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"جو اسماء وصفات اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے منتخب کی ہیں ہم انہیں من وعن تسلیم کرتے ہیں اور جن اسماء وصفات کی اللہ تعالیٰ نے نفی کی ہے ہم بھی ان کی نفی کرتے ہیں۔" (9)

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "ہم اللہ تعالیٰ کے لیے انہی صفات کا اثبات کرتے ہیں جو قرآن وسنت میں آئی ہیں۔" (10)

امام سفارینی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"درست بات یہ ہے کہ اسماء وصفات میں انہی اسماء وصفات کا اثبات کیا جائے گا جن کا اثبات خود رب تعالیٰ نے اپنے لیے کیا ہے یا رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بتلادیا ہے۔" (11)

ابو منصور بغدادی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ کے نام فقط قرآن، صحیح احادیث اور اجماع امت سے لیے جائیں گے، گمان اور خیال کا استعمال کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے ناموں کا استنباط درست طریق کار نہیں ہے۔" (12)

اسماء وصفات کے درمیان فرق اور ایک اہم اصول:

یہاں ہم اللہ تعالیٰ کے ناموں اور صفات کے درمیان فرق کو سمجھیں گے اور اس بات کا جائزہ بھی لیں گے کہ اللہ تعالیٰ کی ہر صفت سے نام مشتق کرنا ممکن ہے یا نہیں۔ آیئے سب سے پہلے اسماء وصفات میں موجود فرق کو دیکھتے ہیں۔

اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہر نام میں صفت بھی شامل ہے ، البتہ اسماء (نام) ذاتِ الٰہی پر دلالت کرتے ہیں، مثلا "اللہ" اللہ تعالیٰ کا ذاتی نام ہے جبکہ عزیز، قدیر، حمید، کریم، عظیم یہ اسماء اس کی ذاتِ مبارکہ پر دلالت کرتے ہیں، جبکہ صفات وہ ہیں جو ذات الٰہی کے ساتھ قائم ودائم ہیں، جیسا کہ عزت، قدرت، کرم، عظمت وغیرہ۔ (13)

ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی ذات مبارکہ کی معرفت حاصل کرنے کے تین طریقے ہیں۔

1: اللہ تعالیٰ کی ذات مبارکہ کے بارے میں ایسی خبر، جس سے ہمیں ذاتِ الٰہی کے متعلق معلوم ہوتا ہے، اس طریقِ کار کو باب الاخبار کہا جاتا ہے۔

2: ایسے جملے یا الفاظ جن میں اللہ تعالیٰ کی صفت کا تذکرہ ہو، یہ طریقہ باب الصفات کہلاتا ہے۔

3: وہ الفاظ جن سے ہمیں اللہ تعالیٰ کے ناموں کے متعلق آگہی حاصل ہوتی ہے، انہیں باب الاسماء کہتے ہیں۔

ان تین طریقوں کی وضاحت کے بعد ہم یہ دیکھیں گے کہ کیا اللہ تعالیٰ کے نام اس کی صفاتِ مبارکہ یا باب الاخبار کے ذریعے اخذ کیے جاسکتے ہیں۔

سب سے پہلے باب الاخبار کی بات کریں تو اللہ تعالیٰ کی ذات مبارکہ کے متعلق ہمیں جن عبارات اور الفاظ کے ذریعے خبر ملتی ہے ان کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ مثلا سورہ زمر میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بارے میں موجود اور قائم ہونے کی خبر دی ہے۔

شیخ عبد الرزاق البدر حفظہ اللہ اس بابت ارشاد فرماتے ہیں:

"الذات، شئ، معلوم یا اس طرح کے دیگر الفاظ اسماء وصفات پر دلالت نہیں کرتے بلکہ یہ باب الاخبار ہیں اور باب الاخبار (اللہ رب العزت کی ذاتِ مبارکہ کے بارے میں خبر) اسماء وصفات کی نسبت کافی زیادہ ہیں لیکن اہل سنت والجماعت کا قاعدہ ہے کہ ان اخبار پر یقینِ کامل ضرور رکھا جائے گا مگر ان سے اللہ تعالیٰ کے اسماء کا استنباط نہیں ہوگا۔" (14)

یعنی یہ کہنا درست نہیں ہوگا کہ چونکہ اللہ تعالیٰ القائم ہے لہذا اس خبر سے اللہ تعالیٰ کا نام القائم اخذ کیا جاسکتا ہے، یہ صرف خبر ہے کہ وہ ذات قائم ودائم ہے جبکہ اسی خبر کی تصدیق کے لیے جو نام نصوص میں ذکر کیا گیا ہے وہ القیوم ہے، لہذا ہم القیوم نام کو درست جانیں گے۔

باب الاخبار کے بعد دوسرا معرفتِ الٰہی کا سبب صفات باری تعالیٰ ہیں، صفات اخبار کی نسبت کم ہیں لیکن ان کے متعلق بھی اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ صفات الٰہی سے اللہ تعالیٰ کے نام اخذ نہیں کیے جاسکتے۔ مثلا اللہ تعالیٰ کی صفت امساک سے ہم اسم ممسک نہیں نکال سکتے، یہ اہل سنت والجماعت کے ہاں متفقہ قاعدہ ہے۔

معرفتِ الٰہی کا تیسرا سبب اسماء (ناموں) کا ہے، صفات کے بعد اسماء کی تعداد آتی ہے جو کہ اخبار اور صفات کے مقابل کم ہیں۔ اخبار، افعال اور صفات سے اسماء اللہٰ اخذ نہیں کیے جاسکتے لیکن ہر اسم سے صفت ضرور معلوم ہوتی ہے۔ مثلا اسم قدیر سے صفت قدرۃ کا علم ہوتا ہے، اسم کریم سے صفت کرم اخذ کی جاتی ہے، اسم عظیم سے صفت عظمت اخذ کی جاتی ہے وغیرہ۔

اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب چند غلط نام:

باب الاخبار، باب الصفات اور باب الاسماء میں فرق سمجھنے کے بعد ہم ان چند ناموں کو دیکھیں گے جو ہمارے معاشرے میں عام ہیں اور ان کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کی جاتی ہے جبکہ در حقیقت وہ صحیح نصوص سے ثابت نہیں ہیں یا اللہ تعالیٰ کے افعال اور صفات سے اخذ کیے گئے ہیں ۔

ان ناموں کے تذکرے سے قبل ایک اور قاعدہ بھی سمجھ لیجیے کہ جس طرح صفات الٰہی سے اسماء الٰہی اخذ نہیں کیے جاسکتے، اسی طرح صفات الٰہی پر اللہ تعالیٰ کے بندوں کے نام رکھنا بھی درست نہیں ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کی صفت عزت ہے اب اس صفت کو بطور نام استعمال نہیں کیا جائے گا، مثلاً عبد العزت نام رکھنا درست نہیں ہے، اسی طرح باری تعالیٰ کی ایک صفت عظمت ہے تو نام عبد العظمت درست نہیں ہو گا وغیرہ۔ (15)

ذیل میں ہم چند ان ناموں کو دیکھیں گے جو صفات اور اخبار سے مشتق کر کے اسماء بنائے گئے ہیں یا ایسی حدیث سے اخذ کیے گئے ہیں جن کے بارے میں علماء کرام کا راجح مؤقف یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔

المحیی و الممیت:

اللہ تعالیٰ کی صفات جو ہمارے ہاں اللہ تعالیٰ کے اسماء کے نام پر معروف ہیں۔ (16)

الستار:

ہمارے ہاں ایک معروف نام عبد الستار ہے جو اس اسم الستار کی وجہ سے رکھ لیا جاتا ہے، جبکہ اس نام کی اصل قرآن و سنت میں موجود نہیں ہے۔ (17)

الساتر:

یہ صفت بھی نصوص سے ثابت نہیں ہے، اس کے مقابل الغفور اور العفو ہیں۔ (18)

الوحید:

اللہ تعالیٰ کا نام الاحد نص سے ثابت ہے لیکن ہمارے ہاں عبد الوحید نام رکھنے کا رجحان ہے، جبکہ یہ نام نصوص سے ثابت نہیں ہے۔ (19)

الناصر:

ناصر نام بھی قرآن و سنت سے ثابت نہیں ہے، البتہ سورہ انفال کی آیت نمبر 40 میں نصیر وصف ضرور ہے لیکن اس وصف میں سے اسم ناصر مشتق نہیں کیا جاسکتا، جیسا کہ قاعدہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔ (20)

الرشید:

اللہ تعالیٰ کا وصف مرشد ہے لیکن ہم پڑھ چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات توقیفی ہیں اس لحاظ سے وصف مرشد سے الرشید نام اخذ نہیں کیا جاسکتا(21) جس حدیث میں لفظ الرشید آیا ہے وہ حدیث جمہور اہل علم کے ہاں ضعیف ہے۔ (22)

الضار:

یہ نام بھی صحیح دلیل سے ثابت نہیں ہے، اگر وصف کی بات کی جائے تو اس میں کوئی شک نہیں کہ نفع و نقصان پہنچانے والی ذات اللہ تعالیٰ کی ہے، لیکن جیسا کہ اہل سنت والجماعت کا قاعدہ ہے کہ صفات سے اسماء اخذ نہیں کیے جاسکتے لہذا ہم ان صفات سے اسماء اخذ کر کے نہیں کہہ سکتے کہ اللہ تعالیٰ الضار ہے۔ اس کی دو وجوہات ہیں۔

1۔ اللہ تعالیٰ کے سب نام خوبصورت ہیں لیکن الضار نام میں خوبصورتی نہیں ہے مثلاً ہم کہتے ہیں کہ خیر اور شر کا خالق و مالک اللہ تعالیٰ ہے لیکن ہم صفتِ شر کو ادب کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب نہیں کرتے، اسی طرح ہم کہتے ہیں کہ نقصان کا مالک بھی باری تعالیٰ ہے لیکن ہم نقصان کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرتے ہیں نہ اس صفت الضار سے اللہ تعالیٰ کا نام اخذ کرتے ہیں۔

2۔ جس روایت میں اللہ تعالیٰ کا یہ نام ذکر ہوا ہے۔ جمہور محدثین کے نزدیک ترمذی کی وہ حدیث ضعیف ہے۔ (23)

المذل :

المذل نام بھی جس حدیث سے اخذ کیا گیا ہے وہ حدیث ضعف کے درجے کو پہنچتی ہے، اہل علم کے ہاں یہ بات معروف ہے۔ (24)

الخافض:

الخافض کا مصدر بھی وہ حدیث ہے جو ضعف کے درجے کو پہنچتی ہے۔ (25)

المقسط:

اس نام کی قرآن وسنت میں صحیح دلیل ذکر نہیں ہے البتہ یہ باب الاخبار میں سے ہے۔

الدائم :

یہ نام بھی ثابت نہیں، ایسی شخصیت جسے کوئی زوال نہیں اور وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا، یہ صفت الٰہی کئی نصوص سے ثابت ضرور ہے لیکن الدائم لفظ بطور خاص صفت ہے نہ نام۔ (26)

الناظر:

یہ صفت بھی نصوص سے ثابت نہیں ہے، اس کے بالمقابل البصیر صفت ہے۔ (27)

الصاحب:

یہ نام بھی باب الاسماء میں داخل نہیں ہے بلکہ باب الاخبار میں داخل ہے۔ اوپر قاعدہ گزر چکا ہے کہ باب الاخبار سے اسماء مشتق نہیں کیے
جاسکتے۔ (28)

السامع:

السامع اللہ تعالیٰ کا نام نہیں ہے البتہ السمیع ہے۔

الاکبر :

اللہ تعالیٰ کا نام کبیر نصوص (سورہ رعد کی آیت نمبر 9 اور سورہ حشر کی آیت نمبر 23) میں وارد ہے لیکن الاکبر نام نص سے ثابت نہیں ۔ اسی طرح جس حدیث کے تحت اس کا تذکرہ آیا ہے، محدثین کے نزدیک اس حدیث میں لفظ اکبر اللہ تعالیٰ کے لیے بطور نام استعمال نہیں کیا گیا۔ (29)

الباعث:

یہ نام بھی نصوص سے ثابت نہیں۔ (30)

جامع الناس:

اللہ تعالیٰ لوگوں کو روز قیامت اکٹھا کرے گا، لیکن اس خبر پر ہمارے ہاں اللہ تعالیٰ کے نام کا اطلاق کیا جاتا ہے جو کہ درست عمل نہیں ہے۔

العارف:

یہ نام بھی نصوص سے ثابت نہیں۔

الصانع :

یقیناہر چیز کا خالق ومالک باری تعالیٰ ہے لیکن الصانع لفظ کو اللہ تعالیٰ کا نام کہنے کی کوئی دلیل موجود نہیں ہے۔

الدہر:

یہ بھی اللہ تعالیٰ کے ناموں یا صفات میں شامل نہیں ہے، کیونکہ ایک تو یہ اسم جامد ہے دوسرا یہ وقت اور زمانے کا نام ہے، رہی وہ حدیث جس میں انا الدہر کے الفاظ ہیں، اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا نام دہر نہیں، بلکہ اس کی تفسیر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں دن اور رات کا ہیر پھیر ہے، کیونکہ زمان ومکان کا خالق ہی باری تعالیٰ ہے، جو لوگ زمانے کو برا بھلا کہتے ہیں اس سے ان کی مراد اللہ تعالیٰ کی ذات نہیں حوادث اور معاملات ہوتے ہیں۔ (31)

الموجود :

بلاشک وشبہ اللہ تعالیٰ کی ذات موجود ہے لیکن الموجود لفظ کا اطلاق اللہ تعالیٰ کے اسم کے طور پر نہیں کیا جاسکتا، کیونکہ اس نام کی اصل قرآن وسنت میں موجود نہیں ہے۔

الاعظم:

یہ نام بھی کسی نص سے ثابت نہیں ہے۔ (32)

العال ، العالی :

اللہ تعالیٰ کا نام متعال صحیح نصوص سے ثابت ہے لیکن لفظ العال کا ماخذ موجود نہیں۔

الناسخ:

نسخ فعل الٰہی ہے لیکن قواعد کی رو سے اس سے اسم ناسخ اخذ نہیں کیا جاسکتا۔

الجلال:

سورہ رحمن میں ذوالجلال کا کلمہ آتا ہے۔ یعنی جلال والا، البتہ اس صفت سے اللہ تعالیٰ کے لیے اسم الجلال نکالنا درست نہیں ہے۔

الجلیل:

اس نام کو بھی اللہ تعالیٰ کا نام سمجھا جاتا ہے، اور عبد کا اضافہ کرکے عبد الجلیل نام رکھا جاتا ہے، جبکہ اہل علم کے ہاں یہ نام بھی باری تعالیٰ کے ناموں میں شمار نہیں کیا جاتا۔

نتیجہ اور سفارشات:

چونکہ یہ مقالہ مخصوص الفاظ کی حد پر مشتمل ہے، اس لیے یہاں مختصر ترین قواعد اور چند ناموں کا ذکر ہو سکا ہے، ضرورت اس امر کی ہے کہ عوام الناس میں اللہ تعالیٰ کے درست ناموں کا نہ صرف علم پھیلایا جائے بلکہ ان کے معانی بھی ازبر کروائے جائیں تاکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کا آپس میں تعلق مضبوط سے مضبوط ہو۔ اسی طرح اس مقالہ کو لکھتے ہوئے ناموں سے کے لیے دو کتب سے استفادہ کیا، جن میں سے ایک یوٹیوب سیریز سے ترتیب دی گئی تھی۔ اس مسئلہ میں علماء کرام کے یوٹیوب دروس سیریز کو اگر مرتب کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب کی صورت وجود پائے، لیکن تاحال مذکورہ دروس کی کتب موجود نہیں ہیں اور یوٹیوب چونکہ علمی مصدر نہیں مانا جاتا، لہذا بعض ناموں کو چھوڑنا پڑا اور بعض کے لیے مختلف فتاوی کو مصدر میں شامل کرنا پڑا، البتہ کچھ فتاوی ایسے بھی دیکھے

جہاں مصدر کے طور پر یوٹیوب دروس کے حوالے دیے گئے تھے، یہ صورتحال دیکھتے ہوئے اس سلسلے میں کام کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی کہ علماء کرام کے دروس باقاعدہ کتب کی صورت میں ترتیب دیے جائیں جیسے مکتبہ شاملہ میں کئی صوتی دروس شامل کیے گئے ہیں، تاکہ مصادر و مراجع میں مشکل نہ ہو۔

حوالہ جات

1۔ قرآن مجید

2۔ العقیدہ الواسطیہ، تالیف: تقی الدین احمد بن عبدالحلیم ابن تیمیہ، تحقیق: اشرف بن عبدالمقصود، طباعت ثانیہ 1420ھ۔

3۔ اعتقاد ائمہ اربعہ، تالیف: محمد بن عبدالرحمن الخمیس، ناشر دار العاصمہ سعودیہ، طباعت اولیٰ 1412ھ۔

4۔ اصول الدین عند امام ابی حنیفہ، تالیف: محمد بن عبدالرحمن الخمیس، دار الصمیعی سعودیہ۔

5۔ الفرق بین الفرق وبیان الفرقہ الناجیہ، تالیف: عبداللہ بن طاہر البغدادی التمیمی، ناشر، دار الآفاق الجدیدہ بیروت، طباعت ثانیہ 1977۔

6۔ المجلی فی شرح القواعد المثلی في صفات اللہ واسمائہ الحسنی، محمد صالح العثیمین تالیف: کاملہ بنت محمد بن جاسم بن علی آل جہام الکواري، الناشر: دار ابن حزم، طباعت اولی 1422ھ۔

7۔ التمھید لمافي الموطا من المعانی والاسانید في حدیث رسول اللہ ﷺ، تالیف: ابو عمر بن عبد البر النمری القرطبي، الناشر: مؤسسۃ الفرقان للتراث الاسلامی لندن، طباعت اولی، 1439ھ۔

8۔ الموسوعۃ العقدیۃ، اعداد: مجموعۃ من الباحثین باشراف شیخ علوی بن عبدالقادر، موقع الدرر السنیۃ۔

9۔ التَّحبیر لإِیضَاح مَعَاني التَّیسیر، تالیف: محمد بن إسماعیل بن صلاح بن محمد الحسني، ناشر: مکتبہ الرشد، طباعت اولی 1433ھ۔-

10۔ تفسیر القرآن العظیم، تالیف: ابو الفداء اسماعیل بن عمر، تحقیق: سامی بن محمد السلامہ، ناشر دار طیبہ للنشر والتوزیع ریاض سعودیہ، طباعت ثانیہ 1420ھ۔

11۔ تفسیر أسماء اللہ الحسنی، تالیف: أبو عبداللہ، عبدالرحمن بن ناصر بن عبداللہ بن ناصر بن حمد آل سعدي، تحقیق: عبید بن علي العبید، ناشر: جامعہ اسلامیہ مدینہ منورۃ، طباعت 1421ھ۔

12۔ شرح کتاب التوحید من صحیح البخاری، تالیف: عبداللہ بن محمد الغنیمان، ناشر مکتبۃ الدار مدینہ منورۃ، طباعت اولیٰ 1405ھ۔

13۔ شرح عقیدۃ الطحاویۃ د عبدالحسن القاسم۔

14۔ شرح قواعد المثلی، تالیف: عبدالرحیم بن صمایل السلمی۔

15۔ صحیح البخاری، تالیف: ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری، تحقیق: محمد مصطفی البغا، ناشر دار ابن کثیر، دار الیمامہ دمشق، پانچویں طباعت 1414ھ۔

16۔ فتاوی نور علی الدرب، تالیف: عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز، جمع: ڈاکٹر محمد بن سعد الشویعر۔

17۔ فتاوی الشبکۃ الاسلامیہ، تالیف: لجنۃ الفتوی بالشبکۃ الاسلامیہ۔

18۔ فتاوی د حسام عفانۃ، تالیف: حسام الدین بن موسی محمد بن عفانۃ۔

29۔ فتاوی یسالونک، تالیف: حسام الدین بن موسی محمد بن عفانۃ، ناشر مکتبہ دندیس، فلسطین۔

30۔ لوامع الانوار البھیہ وسواطع الأسرار الاثریۃ لشرح الدرۃ المضیۃ في عقد الفرقۃ المرضیۃ، تالیف: شمس الدین، ابو العون محمد بن احمد بن سالم السفاریني الحنبلی، الناشر: مؤسسۃ الخافقین ومکتبتھا—دمشق، طباعت ثانیہ 1402ھ۔

31۔ معتقد أھل السنۃ والجماعۃ في أسماء اللہ الحسنی، تالیف: محمد بن خلیفۃ بن علي التمیمي، ناشر: أضواء السلف، الریاض، سعودیہ، طباعت الأولی، 1419ھ۔

32۔ نقض الامام ابی سعید عثمان بن سعید علی المریسي الجھمي العنید فیما افتری علی اللہ عزوجل من التوحید، تالیف: ابو سعید عثمان بن سعید بن خالد بن سعید الدارمي السجستاني، تحقیق: رشید بن حسن الألمعي، ناشر مکتبہ الرشد، طباعت اولی 1418ھ۔

33. https://www.islamweb.net/ar/fatwa/68379/٪D8٪A7٪D9٪84٪D8٪AA٪D8٪B3٪D9٪85٪D9٪8A-٪D8٪A8٪D8٪A7٪D8٪B3٪D9٪85-٪D8٪B9٪D8٪A8٪D8٪AF-٪D8٪A7٪D9٪84٪D8٪AF٪D8٪A7٪D9٪8A٪D9٪85#:~:text=٪D9٪81٪D8٪A5٪D9٪86٪20٪D8٪A7٪D9٪84٪D8٪AF٪D8٪A7٪D8٪A6٪D9٪85٪20٪D9٪84٪D9٪8A٪D8٪B3٪20٪D9٪85٪D9٪86٪20٪D8٪A3٪D8٪B3٪D9٪85٪D8٪A7٪D8٪A1,٪D8٪AA٪D8٪A4٪D8٪AE٪D8٪B0٪20٪D8٪A5٪D9٪84٪D8٪A7٪20٪D9٪85٪D9٪86٪20٪D9٪86٪D8٪B5٪D9٪88٪D8٪B5٪20٪D8٪A7٪D9٪84٪D9٪88٪D8٪AD٪D9٪8A٪20.

34. https://ar.islamway.net/fatwa/8676/٪D9٪87٪D9٪84-٪D8٪A7٪D9٪84٪D8٪B6٪D8٪A7٪D8٪B1-٪D9٪88-٪D8٪A7٪D9٪84٪D9٪85٪D8٪B0٪D9٪84-٪D9٪85٪D9٪86-٪D8٪A3٪D8٪B3٪D9٪85٪D8٪A7٪D8٪A1-٪D8٪A7٪D9٪84٪D9٪84٪D9٪87

35. https://almoslim.net/node/54349

36.https://www.alathar.net/home/esound/index.php?op=codevi&coid=164650

37.https://islamqa.info/ar/answers/84270/٪D9٪87٪D9٪84-٪D8٪A7٪D9٪84٪D8٪B6٪D8٪A7٪D8٪B1-٪D8٪A7٪D9٪84٪D9٪86٪D8٪A7٪D9٪81٪D8٪B9-٪D9٪85٪D9٪86-٪D8٪A7٪D8٪B3٪D9٪85٪D8٪A7٪D8٪A1-٪D8٪A7٪D9٪84٪D9٪84٪D9٪87

38. https://binbaz.org.sa/audios/1748/01-٪D9٪85٪D9٪82٪D8٪AF٪D9٪85٪D8٪A9-٪D8٪A7٪D9٪84٪D8٪B4٪D8٪A7٪D8٪B1٪D8٪AD

---

[1] Sūrat al-Dhāriyāt, 56.

[2] Muḥammad ibn Ismāʿīl al-Bukhārī,, Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, 6/2691

[3] Maʿnā Kalimah Aḥṣāhā fī Ḥadīth al-Asmāʾ al-Ḥusnā, (Fatwā), binbaz.org.sa/fatwas/15355.

[4] Shaykh Sa'd al-Saʿdī, al-Tawḍīḥ wa-l-Bayān li-Shajarat al-Īmān (Riyāḍ: Maktabat Dār al-Minhāj lil-Nashr wa-al-Tawzīʿ, 1st edition, 2015), p. 41

[5] Ibn Taymiyyah, al-ʿAqīdah al-Wāsiṭīyah, p. 55

[6] Sūrat al-Naḥl, 61.

[7] Uṣūl al-Dīn ʿinda al-Imām Abī Ḥanīfah, p. 299; Iʿtiqād al-Aʾimmah al-Arbaʿah, p. 10.

[8] Ibn ʿAbd al-Barr, al-Tamhīd, 5/161.

[9] Dr. Muḥammad ibn ʿAbd al-Raḥmān al-Khumayyis, Iʿtiqād al-Aʾimmah al-Arbaʿah, p. 65.

---

[10] Dr. Muḥammad ibn ʿAbd al-Raḥmān al-Khumayyis, Iʿtiqād al-Aʾimmah al-Arbaʿah, p. 42.

[11] Muḥammad ibn Aḥmad ibn Salīm al-Safārīnī al-Ḥanbalī, Lawāmiʿ al-Anwār al-Bahīyah, 1/232.

[12] *Abū Manṣūr ʿAbd al-Qāhir ibn Ṭāhir ibn Muḥammad al-Baghdādī,* al-Farq bayn al-Firaq, p. 326.

[13] Dr. ʿAbd al-Ḥasan al-Qāsim, Sharḥ ʿAqīdah al-Ṭaḥāwīyah, p. 1; Fatāwā Nūr ʿalā al-Darb, Ibn Bāz, 1/122; Sharḥ Kitāb al-Tawḥīd min Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, al-Ghunaymān, 1/64.

[14] ʿAbd al-Muḥsin al-Qāsim, Sharḥ ʿAqīdah al-Ṭaḥāwīyah, Dr, p. 5.

[15] ʿAbd al-Muḥsin al-Qāsim, Sharḥ ʿAqīdah al-Ṭaḥāwīyah, p. 4.
"Ḥukm Asmāʾ ʿAbd al-Rashīd ʿAbd al-Majūd ʿAbd al-Bāqī," binbaz.org.sa/fatwas/21208.

[16] Ṣifāt Allāh ʿAzza wa-Jall al-Wāridah fī al-Kitāb wa-l-Sunnah, p. 313; al-Taḥbīr li-Īḍāḥ Maʿānī al-Taysīr, 4/150; al-Mawsūʿah al-ʿAqdīyah, 2/206 (bi-tarqīm al-Shāmlah āliyyan).

[17] Mawqiʿ al-Islām Suʾāl wa-Jawāb, 1/723 (bi-tarqīm al-Shāmlah āliyyan); Fatāwā al-Shabakah al-Islāmīyah, 1/862 (bi-tarqīm al-Shāmlah āliyyan)..

[18] (Sharḥ al-Qawāʿid al-Muthlā fī Ṣifāt Allāh wa-Asmāʾih al-Ḥusnā, p. 82.

[19] (Fatāwā Yasʾalūnak, 14/275; Fatāwā, Dr. Ḥusām ʿAffānah, 15/10 (bi-tarqīm al-Shāmlah āliyyan).

[20] Fatāwā al-Shabakah al-Islāmīyah, 1/862 (bi-tarqīm al-Shāmlah āliyyan.
"Muqaddimah al-Shāriḥ," binbaz.org.sa/audios/1748.

[21] Tafsīr Ibn Kathīr, 5/143; Tafsīr Asmāʾ Allāh al-Ḥusnā, al-Saʿdī, p. 3

[22] Aḍwāʾ ʿalā al-Ḥadīth al-Wārid fī ʿAd Asmāʾ Allāh al-Ḥusnā," islamweb.net; "Ḥukm Tasmiyat al-Walad bi-Ism ʿAbd al-Shahīd wa-ʿAbd al-Rashīd," islamweb.net.

[23] Abū Saʿīd Uthmān ibn Saʿīd ibn Khālid ibn Saʿīd al-Dārimī al-Sijistānī, Naqḍ al-Dārimī ʿalā al-Marīsī, p. 57.
"Hal al-Ḍār wa-l-Mudhill min Asmāʾ Allāh," islamway.net; alathar.net; islamqa.info.

[24] Aḍwāʾ ʿalā al-Ḥadīth al-Wārid fī ʿAd Asmāʾ Allāh al-Ḥusnā," islamway.net; islamweb.net.

[25] Aḍwāʾ ʿalā al-Ḥadīth al-Wārid fī ʿAd Asmāʾ Allāh al-Ḥusnā," islamway.net; islamweb.net.

[26] al-Tasmiyyah bi-Ism ʿAbd al-Dāʾim, islamweb.net.

[27] Sharḥ al-Qawāʿid al-Muthlā fī Ṣifāt Allāh wa-Asmāʾih al-Ḥusnā, p. 81.

[28] Muʿtaqad Ahl al-Sunnah wa-l-Jamāʿah fī Asmāʾ Allāh al-Ḥusnā, p. 232.

[29] Muʿtaqad Ahl al-Sunnah wa-l-Jamāʿah fī Asmāʾ Allāh al-Ḥusnā, p. 220.

[30] Muʿtaqad Ahl al-Sunnah wa-l-Jamāʿah fī Asmāʾ Allāh al-Ḥusnā,p. 222.

[31] (Sharḥ al-Qawāʿid al-Muthlā fī Ṣifāt Allāh wa-Asmāʾih al-Ḥusnā, p. 51.

[32] (Muʿtaqad Ahl al-Sunnah wa-l-Jamāʿah fī Asmāʾ Allāh al-Ḥusnā, p. 219.